احتلام کے چند قطروں کے نشان کپڑے پر دیکھے، تو کیا غسل لازم ہوگا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0389

تاریخ اجراء: 06 محرم الحرام 1446ھ / 13 جولائی 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی کو احتلام ہو جائے، لیکن جب وہ سو کر اٹھا، تو عام طور پر جس طرح منی خارج ہوتی ہے اس طرح نہیں تھا، بلکہ اس کے کپڑوں پر منی کے صرف دو تین قطرے تھے، تو کیا ایسی صورت میں بھی غسل کرنا ضروری ہو گا؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! بیان کردہ صورت میں غسل فرض ہو گا۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ جہاں منی کے خارج ہونے سے غسل فرض ہوتا ہے، وہاں اس میں قلیل و کثیر کا کوئی فرق نہیں، بلکہ کثیر کی طرح قلیل منی کا خروج بھی غسل کے وجوب کا سبب ہے۔ اس پر درج ذیل عباراتِ فقہاء دلالت کرتی ہیں:

تحفۃ الفقہاء میں ہے: ”فأما إذا انفصل عن شهوة وخرج لا عن شهوة فعلى قول أبی حنيفة ومحمد يجب الغسل وعلى قول أبي يوسف لا يجب۔۔۔۔ وفائدة الخلاف تظهر في ثلاث مسائل۔۔۔ و الثانية إذا اغتسل الرجل من الجنابة **ثم خرج منه شیء من المنی** “ترجمہ: شہوت سے منی جدا ہوا اور شہوت سے خارج نہ ہو، تو طرفین کے قول پر غسل واجب ہے اور امام ابو یوسف کے قول پر واجب نہیں۔۔۔ ثمرہ خلاف تین مسائل میں ظاہر ہو گا۔۔۔ دوسرا یہ کہ اگر کسی نے جنابت سے غسل کر لیا، پھر اس میں سے منی کا کچھ حصہ خارج ہوا (تو طرفین کے نزدیک غسل فرض ہو گا)۔ (تحفۃ الفقھاء، ج 1، ص 26، دار الکتب العلمیہ)

اور اسی مسئلہ میں ہندیہ کے الفاظ ہیں: ”**ثم خرج بقیة المنی** فعلیه أن یغتسل “ترجمہ: ”پھر بقیہ منی خارج ہوئی، تو اس پر غسل کرنا لازم ہے۔ (الفتاوی الھندیة، ج1، ص14، دار الفکر)

عنایہ میں ہے: ”التقاء الختانین سبب الإنزال۔۔۔ وقد یخفی الإنزال **لقلة المنی** فیقام الالتقاء مقام الإنزال “ترجمہ: دخول انزال کا سبب ہے۔۔۔ اور کبھی منی کی قلت کی وجہ سے انزال مخفی رہتا ہے، تو فقط دخول کو انزال کے قائم مقام قرار دیا گیا۔ (العنایه شرح الھدایه، ج1، ص63، 34، دار الفکر)

محقق علی الاطلاق ابن ہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”لأن وصف الجنابة متوقف علی خروج المنی ظاھرا أو حکما عند کمال سببه **مع خفاء خروجه لقلته**۔۔۔ وھذا علة کون الإیلاج فیه الغسل “ترجمہ: وصف جنابت خروج منی پر موقوف ہے، چاہے وہ ظاہراً ہو یا حکماً جبکہ سبب کامل ہو کہ اس حال میں منی کی قلت کی وجہ سے خروج مخفی ہوتا ہے۔۔۔ یہ دخول کی صورت میں غسل فرض ہونے کی علت ہے۔ (فتح القدیر للکمال ابن الھمام، ج1، ص 64، دار الفکر)

امام احمد رضا خان رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”والقلة ایضا لا تنفی المنی لان الکثرة لا تلزمه الا تری ان الشرع اوجب الغسل بایلاج الحشفة فقط وان اخرجها من فوره ولم یر علیها بلة اصلا سوی نداوة من رطوبة الفرج وما ھو الا لان الایلاج مظنة خروج المنی وربما یکون قلیلا لا یحس به “ترجمہ: اور کم ہونا بھی منی کی نفی نہیں کرتا، اس لیے کہ اس کے لیے زیادہ ہونا کوئی ضروری نہیں۔ دیکھئے شریعت نے وقتِ جماع صرف مقدارِ حشفہ داخل کرنے پر غسل واجب کر دیا ہے، اگرچہ فوراً نکال لیا ہو اور اس پر کوئی تری نظر بھی نہ آتی ہو، سوا اس کے کہ رطوبت فرج کی کچھ نمی ہو۔ اس کا سبب یہی ہے کہ داخل کرنا خروجِ منی کا مظنّہ ہے (گمان غالب کا محل ہے) اور منی بعض اوقات اتنی کم ہوتی ہے کہ اس کا احساس نہیں ہوتا۔ (فتاوی رضویہ، ج1 (ب)، ص665، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اور احتلام میں بھی قلیل منی کے خروج کی صورت میں غسل کے واجب ہونے کے حکم سے مستثنیٰ نہیں۔ امام اہل سنت فرماتے ہیں: ”ان الکثرة لا تلزم الامناء فقد لا ینزل الا قطرة او قطرتان کما عرف فی مسألة التقاء الختانین قال فی الھدایة قد یخفی علیه لقلته۔۔۔ وزاد فی الحلیة لقلته مع غلبة الحرارة المجففة له۔۔۔ أقول: **والامر فی النائم اظھر** فقد یتجاوز بعضه الاحلیل وینشفه بعض ثیابه ولا یحس به لقلته“ ترجمہ: منی نکلنے کے لیے زیادہ ہونا کوئی ضروری نہیں، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ قطرہ دو قطرہ آتا ہے، جیسا کہ التقائے

ختانین کے مسئلہ میں معلوم ہوا، ہدایہ میں فرمایا: منی قلت کی وجہ سے اس پر مخفی رہ جاتی ہے۔۔۔اور حلیہ میں اضافہ کے ساتھ کہا: کیوں کہ وہ کم ہوتی ہے ساتھ ہی اسے خشک کرنے والی حرارت غالب ہوتی ہے۔۔۔اقول: اور معاملہ سونے والے کے بارے میں اور زیادہ واضح ہے، کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کچھ منی احلیل سے تجاوز کرکے کپڑے میں جذب ہو جاتی ہے اور قلیل ہونے کی وجہ سے محسوس نہیں ہوتی۔(فتاوی رضویہ، ج1(ب)، ص687، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net